ساجد حمید

گوہ، بجو، خرگوش اور لومڑی کا حکم

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

إن[1] عبد الرحمن بن معقل السلمی صاحب الدثنیة رضی اللّٰه عنه قال: قلت: یا رسول اللّٰه ما تقول فی الضبع؟ فقال: لا آکله ولا أنهی عنه. قال: قلت: ما لم تنه عنه فأنا آکله.

قال: قلت: یا نبی اللّٰه ما تقول فی الضب؟ قال: لا آکله ولا أنهی عنه. قال: قلت: ما لم تنه عنه فإنی آکله.

قال: قلت: یا نبی اللّٰه، ما تقول فی الأرنب؟ قال لا آکلها ولا أحرمها. قال: قلت: ما لم تحرمه فإنی آکله.

قال: قلت: یا نبی اللّٰه، ما تقول فی الذئب؟ قال أو یأکل ذلک أحد؟ (أو قال: أو یأکل الذئب أحد فیه خیر![2])

فقلت: یا نبی اللّٰه، ما تقول فی الثعلب؟ قال أو یأکل ذلک أحد؟

''عبد الرحمٰن بن معقل سلمی دثنیہ والے کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے رسول اللہ، آپ بجو کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نہ اسے کھاتا ہوں، نہ اس سے روکتا

ہوں۔ وہ کہتے ہیں: میں نے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: جس سے آپ روکیں گے نہیں، میں تو اسے کھاؤں گا۔

وہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے رسول اللہ، آپ گوہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نہ اسے کھاتا ہوں، نہ اس سے روکتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں: میں نے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: جس سے آپ روکیں گے نہیں، میں تو اسے کھاؤں گا۔

وہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے رسول اللہ، آپ خرگوش کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نہ اسے کھاتا ہوں، نہ اس سے روکتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں: میں نے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: جس سے آپ روکیں گے نہیں، میں تو اسے کھاؤں گا۔

وہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے رسول اللہ، آپ بھیڑیے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسے بھی کوئی کھاتا ہے! (یا آپ نے فرمایا تھا: جس میں کوئی خیر ہے، آیا وہ بھیڑیے کو کھائے گا!)۔

وہ کہتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے رسول اللہ، آپ لومڑی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسے بھی کوئی کھاتا ہے[۱]!''

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

ترجمے کے حواشی

۱۔ بجو، گوہ اور خرگوش کے بارے میں آپ نے ہمارے اختیار پر چھوڑا ہے۔ ہماری فطرت اور طبیعت چاہے تو ہم کھالیں، اور ابا کرے تو نہ کھائیں۔ البتہ، بھیڑیے اور لومڑی کے بارے میں آپ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ تو کھائے جانے والے جانور ہی نہیں ہیں۔ بجو کے بارے میں صحیح روایتوں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا معاملہ وہی ہے جو گوہ کا ہے۔ واضح رہے ترمذی کی تخریج کردہ سیدنا جابر کی ایک حسن اور صحیح روایت سے بھی اس کے کھانے کی اباحت معلوم ہوتی ہے۔ البتہ، بجو کی حلت ان روایتوں کے خلاف ہے، جن میں 'ذی مخلب' اور 'ذی ناب'

(پنجوں اور کچلیوں والے) جانوروں کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ بجو ایک گوشت خور جانور ہے۔ یہ انعام کی قسم میں داخل نہیں ہے۔ غالباً روایتوں میں 'ضب' اور 'ضبع' کے قریب الصوت الفاظ کی وجہ سے راویوں کو سماعت میں غلطی لگی ہے۔ اس کی تفصیلی وضاحت ہم پچھلی روایت میں کر چکے ہیں۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ 'الضبع' کا ترجمہ ہمارے ہاں بجو کیا گیا ہے۔ جبکہ لغات جدیدہ چونکہ مصور ہوتی ہیں۔ چنانچہ 'الضبع' کے تحت جو تصویر دی گئی ہے، وہ بجو کی نہیں، بلکہ لگڑ بھگڑ (Hyena) کی ہے۔ یہ بھی واضح طور پر درندہ ہے۔ اس کی حرمت بھی واضح ہے۔

متن کے حواشی

ا۔ یہ روایت ان تمام سوالات کے ساتھ صرف بیہقی، رقم ۱۹۱۷۱ میں آئی ہے، مگر اس کی سند میں ضعف ہے۔ انھی جانوروں سے متعلق سوالات پر مبنی مختلف روایات ان حوالوں پر دیکھی جا سکتی ہیں: ابن ماجہ، رقم ۳۲۳۷، ۳۲۳۵، ۳۲۴۵۔

ابن ماجہ، رقم ۳۲۳۵ میں یہی مضمون اس طرح سے بیان ہوا ہے: 'عن خزیمة بن جزء قال قلت: یارسول الله جئتك لاسالك عن أحناش الأرض، ما تقول فی الثعلب ؟ قال: ومن یاکل الثعلب ! قلت: یا رسول الله ما تقول فی الذئب ؟ قال: ویاکل الذئب احد فیه خیر!' (خزیمہ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ، میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ سے زمین کے جانوروں کے بارے میں پوچھوں، لومڑی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے کون کھاتا ہے؟ میں نے پوچھا: بھیڑیے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: جس میں کوئی خیر ہے، آیا وہ بھیڑیے کو کھائے گا!)

ابن ماجہ، رقم ۳۲۳۷ میں خزیمہ ہی کے بجو کے بارے میں سوال کا جواب بھی وہی ہے جو مذکورہ بالا روایت میں بھیڑیے اور لومڑی کے بارے میں ہے: 'یا رسول الله ما تقول فی الضبع. قال: ومن یاکل الضبع !' (اے رسول اللہ، آپ بجو کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: آپ نے فرمایا کہ اسے بھی کوئی کھاتا ہے!) یہ بیہقی کی روایت، رقم ۱۹۱۷۱ کے خلاف ہے۔

علامہ البانی کی تعلیقات کے مطابق ابن ماجہ (رقم ۳۲۳۷، ۳۲۳۵، ۳۲۴۵) کی تینوں روایتیں بھی ضعیف

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

ہیں۔

۲۔ یہ اضافہ ابن ماجہ، رقم ۳۲۲۳۷ سے کیا گیا ہے۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net